بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

آزادی کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں

(سلسلہ خطبات جمعہ قسط نمبر 26)

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی محمد فاروق رحیمی صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی اسد جمیل صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

تحقیق وتخریج

ابواسید حضرت مولانا محمد جواد قاسم رحمانی

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑپکا



ترتیب

حافظ محمد امیر حنفی

نشرواشاعت

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اکیڈمی بہاولپور

برائے رابطہ 03017712880؛ واٹس ایپ 03017739852

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز

آزادی کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں

(سلسلہ خطبات جمعہ قسط نمبر 26)

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی محمد فاروق رحیمی صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

پسند فرمودہ

صاحب تقوی حضرت مولانا مفتی محمد اسد جمیل صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

تخریج وتحقیق

ابو اسید حضرت مولانا محمد جواد قاسم رحمانی

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑ پکا

ترتیب

حافظ محمد امیر حنفی

نشر واشاعت

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اکیڈمی بہاولپور

برائے رابطہ 03017712680 واٹس ایپ 03017739852

بہت بڑی نعمت ہے یہ ان لوگوں سے پوچھی جائے جن کے پاس یہ نہیں ہے غلامی کی زندگی میں بہت زیادہ مشکلات ہیں اللہ جل شانہ نے جن لوگوں کو آزادی والی نعمت دی ہے ان کو چاہیے کہ اس نعمت پر اللہ جل شانہ کا شکر ادا کریں۔

2 ہمارے ہاں آزادی کا تصور یہ ہے کہ زندگی میں بڑی کوٹھی مل جائے بڑی گاڑی مل جائے بیوی بچے مل جائیں نوکر مل جائیں بڑا موبائل مل جائے نیٹ کی سہولت مل جائے جیب دولت سے بھری رہے آزادی سے بندہ سوئے آزادی سے اٹھے آزادی سے چلے آزادی سے پھرے بینک بیلنس ہو شہری آبادی میں پلاٹ ہوں دوستوں کا حلقہ ہو لوگوں سے گپ شپ ہو حالانکہ یہ آزادی نہیں ہے حقیقی اور اصل آزادی یہ ہے کہ بندہ زندگی میں اللہ جل شانہ اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر کے اس دنیا سے جائے جنت میں ہر چیز کی آزادی ہے۔

3 جو بندہ زندگی میں خواہشات کا غلام نہیں ہے وہ آزاد ہے اور جو بندہ زندگی میں خواہشات کا غلام ہے وہ آزاد نہیں ہے بلکہ غلام ہے۔

4 جس ملک میں گرمیوں کے موسم میں کولر کے ساتھ پڑے گلاس کی گردن میں زنجیر لٹکا ہوا ہے اس ملک کے لوگ ایک دوسرے کو آزادی مبارک آزادی مبارک آزادی مبارک کہتے ہیں حقیقت دیکھی جائے تو کولر کے ساتھ پڑا ہوا گلاس لوگوں کی فلاح کے لیے رکھا گیا ہے تا کہ لوگ اپنی پیاس بجھائیں مگر افسوس کہ اس آزادی کے ماحول میں اس گلاس کو امن حاصل نہیں ہے یہ کسی وقت بھی چوری ہو سکتا ہے اس لیے اس کی گردن میں زنجیر ڈالا ہوا ہے افسوس ہے مسلمانوں کی آزادی پر اور افسوس ہے

میں ظالم کو آزادی ہو مظلوم ڈرا ہوا ہو جس ماحول میں تاجر ناپ تول میں کمی کر رہا ہو جس ماحول میں تاجر ملاوٹ شدہ اشیاء کی خرید وفروخت کر رہا ہو یہ ماحول آزادی کا ماحول نہیں ہے یہ ماحول غلامی کا ماحول ہے۔

6 جس ماحول میں آزادی مذہب کے نام پر قرآن وسنت کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت انبیاء کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت صحابہ کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت اہل بیت کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت تابعین کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت محدثین کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت فقہائے کرام کے خلاف بات ہوتی ہو عظمت اولیاء کرام کے خلاف بات ہوتی ہو یہ مذہبی آزادی نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی غلامی ہے۔

7 جس معاشرہ میں عدل وانصاف کی دھجیاں بکھیر دی جائیں لوگ انصاف کے لیے ترس جائیں اور انصاف بکتا ہو اور جہاں طاقتور کے لیے عدل وانصاف کا پیمانہ اور ہو اور کمزور کے لیے عدل وانصاف کا پیمانہ اور ہو جس معاشرہ میں ظالم کو عدل وانصاف ملے اور مظلوم کو دھکے ملیں جس معاشرہ میں انسان کی عزت اور مال محفوظ نہ ہوں حقیقت میں وہ معاشرہ آزاد نہیں ہے بلکہ غلام ہے۔

8 جس معاشرے میں سچ بولنا عیب ہو اور جھوٹ بولنا کمال ہو جس معاشرہ میں قرآنی احکام کے مقابلہ میں رسم ورواج کو ترقی ہو وہ معاشرہ آزادی کی نعمت سے محروم ہے وہ غلامی کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔

9 جس معاشرہ میں حق بات کرنے والے کی حوصلہ شکنی کی جائے اور حق بات کے خلاف بولنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے وہ معاشرہ آزاد نہیں ہے بلکہ غلام ہیں۔

آزادی سے امر بالمعروف کرتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم آزادی سے نہی عن المنکر کرتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم آزادی سے نماز تہجد پڑھتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم آزادی سے نماز پڑھتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہماری مساجد سے پانچ وقت آذان کی آواز گونجتی ہے منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہمارے مدارس عربیہ میں قرآن وسنت کی تعلیم ہو رہی ہے منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہماری خانقاہوں میں لوگوں کا تزکیہ نفس ہو رہا ہے منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہمارے مراکز میں قرآن وسنت کی تبلیغ ہو رہی ہے منع کرنے والا کوئی نہیں ہے جمعہ کے دن خطباء اپنی وعظ ونصیحت میں آزادی سے قرآن وسنت کے مسائل کو بیان کرتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم سنت کے مطابق نکاح کرتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم اپنی اولادوں کے نام حضرات انبیاء کرام اور حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت کرام اور حضرات تابعین اور حضرات محدثین اور حضرات فقہاء اور حضرات مفسرین کہ ناموں پر رکھتے ہیں منع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

(11) جس معاشرہ میں حضرات علماء کرام کے مقام اور مرتبہ کی پہچان ہو جس معاشرہ میں بوڑھوں کا اکرام ہو جس معاشرہ میں خواتین کی عزت محفوظ ہو جس معاشرہ میں بچوں پر شفقت ہو وہ معاشرہ آزاد ہے۔

(12) جس معاشرہ میں حضرات علمائے کرام کے مقام اور مرتبے کے خلاف مذاق ہو خواتین کی عزت محفوظ نہ ہو بچوں پر شفقت نہ ہو وہ معاشرہ آزاد نہیں غلام ہے۔

(13) آزادی نعروں سے جھنڈیاں لگانے سے بھاگنے کودنے سے حاصل نہیں ہوتی

بولتا ہے اس کے بول میں جو طاقت ہے اس کا اندازہ سننے والے کو بخوبی ہو جاتا ہے۔

(15) ایک شیر جنگل میں ہے جو روزانہ آزادی کے ماحول میں اللہ جل شانہ کے مبارک خزانے سے اس کو 20 کلو گوشت کھانے کو ملتا ہے ایک شیر چڑیا گھر میں ہے چڑیا گھر کی انتظامیہ روزانہ اس شیر کو 60 کلو گوشت کھلا دیتے ہیں جب چڑیا گھر کے شیر کے سامنے وہ گوشت ڈالا جاتا ہے تو وہ زبان حال سے کہتا ہے چاہے میرے سامنے سونا ڈالو آزادی والی نعمت کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(16) آزادی ایک ایسا قیمتی خزانہ ہے جس کا متبادل نہیں ہے آزاد قوم میں ہمیشہ سکون راحت عزت الفت محبت مقام مرتبہ میں رہتی ہیں۔

(17) ایک بکری ریوڑ میں چل کر خشک گھاس کھاتی ہے مگر آزاد پھرتی ہے دوسری بکری کو رسی ڈال کر باندھ دیا جاتا ہے اور اس کے سامنے ہر قسم کی کھانے کی چیز رکھ دی جاتی ہے تو جو بکری خشک گھاس کھاتی ہے اس کی نشوونما جو بکری بندھی ہوئی ہے اس سے زیادہ اچھی ہے۔

(18) مرد حضرات اللہ جل شانہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے ان کو مرد عورت میں سے مرد بنایا ہے یہ آزادی سے گھر میں آتا ہے آزادی سے گھر سے جاتا ہے آزادی سے بازار میں آتا ہے آزادی سے بازار سے جاتا ہے آزادی سے مسجد میں جاتا ہے آزادی سے حج کرتا ہے آزادی سے جہاد کرتا ہے آزادی سے تجارت کرتا ہے عورتیں بیچاری گھروں میں قید ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کی اچھی دیکھ بھال کا حکم دیا ہے دن ہو رات ہو سردی ہو گرمی ہو خوشی ہو غمی ہو یہ بیچاری گھروں میں پڑی رہتی ہیں ان سے

کرتا ہے اور جو بندہ کسی کے پاس نوکری کرتا ہے کبھی اس سے پوچھیں کہ روزانہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔

20 آزادی والی اصلی نعمت کے ساتھ جب آزاد خیالی شامل ہو جاتی ہے تو پھر دین اور دنیا کا نقصان ہوتا ہے آزاد خیالی ایک نقصان دہ چیز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے جس کا مفہوم یہ ہے ایمان والے کے لیے دنیا قید خانہ ہے اور کافر کے لیے دنیا مزے کی جگہ ہے۔

21 دنیا میں کھا لینا اور سو جانا یہ آزادی صرف جانوروں کو ہے اگر انسان دنیاوی زندگی میں اپنا مقصد کھانے پینے کو بنا لے تو وہ جانور سے مختلف نہیں ہے انسان کو دنیا میں آزادی صرف عبادت کی ہے۔

22 زندگی میں اگر ایسا موقع آجائے کہ ایک طرف ایمان ہو اور دوسری طرف آزادی ہو ایمان کو بھی خطرہ ہو آزادی کو بھی خطرہ ہو ان دونوں میں کس کو قربان کرنا چاہیے ایمان والی دولت کے برابر کوئی دولت نہیں ہے ایمان کو محفوظ کرتے ہوئے آزادی کو قربان کر دینا چاہیے قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ۔

23 کچھ لوگ تقلید کی چھتری سے نکل کر جدید تحقیق کے نام پر آزادی چاہتے ہیں جو بچہ مرغی کے پروں سے نکل جائے وہ کووں کا شکار ہو جاتا ہے اور جو بندہ قرآن وسنت کی حقیقی سچی تشریح جو سلف صالحین نے کی ہے اس سے ہٹ کر اپنی آزادانہ تحقیق کو کافی سمجھے یہ شیطانی جال میں پھنس جاتا ہے۔

24 لطیفہ ایک جگہ بادام ایک روپے کلو خالص گھی ایک روپے کلو بکرے کا گوشت

کے باشندوں نے خرید وفروخت کو روک دیا تھا اس کی بیوی نے ایک دن کہا یہ جو ریٹوں میں اتنی آزادی ہے مجھے اس آزادی سے خطرہ ہے وہ نہ مانا اور کہنے لگا ہمارے ملک میں انتہا کی مہنگائی ہے ہم یہیں ٹھیک ہیں ایک دن ایسا آیا کہ بادشاہ کا بیٹا بیمار ہو گیا حکیم کو بلایا گیا دوائی کا کوئی اثر نہ ہوا ڈاکٹر کو بلایا گیا دوائی کا کوئی اثر نہ ہوا آخر ایک نجومی کو بلایا گیا اس نے کہا کہ ایک پھانسی گھاٹ تیار کیا جائے اور اس کا پھندہ تھوڑا سا سائز میں بڑا ہو جس کی گردن اس میں آجائے اس کو پھانسی دے دی جائے بادشاہ کے بیٹے کو شفاء ہو جائے گی بادشاہ کا حکم ہوا پورے ملک میں اس طرح کا بندہ تلاش کیا گیا تو وہی بندہ ملا جو تمام اشیاء کو ایک روپے کلو لے کر کھاتا تھا اس کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس نے کہا جی اس کو پھانسی والا پھندہ ڈال کر دیکھو جب وہ پھندہ ڈال کر دیکھا گیا تو پورا آیا بادشاہ نے کہا اس کو پھانسی لگا دو پھانسی لگنے سے پہلے اس کی بیوی نے اس کے کان میں کہا اب سستی اشیاء کی خریداری کے آزادانہ مزے چکھو۔

25 جس قوم کو جس دن آزادی ملے اس کو اس دن کیا کرنا چاہیئے اس کے لیے ہمارے سامنے 2 مثالیں ہیں نمبر 1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو 10 محرم الحرام کو یہود نے روزہ رکھا ان سے پوچھا گیا کہ اس روزے رکھنے کی کیا وجہ ہے انہوں نے بتایا کہ اس دن ہمارے نبی اور ہماری قوم کو اللہ جل شانہ نے فرعون سے نجات دلائی تھی اس آزادی پر ہم روزہ رکھتے ہیں نمبر 2 مکۃ المکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعت نماز شکرانے کی اداء کی ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آزادی کے دن زیادہ سے زیادہ اللہ جل شانہ کا شکر اداء کریں نوافل اداء کریں تلاوت

26 اللہ جل جلالہ اپنی دی ہوئی نعمت کو اس وقت ختم کرتے ہیں جب نعمت پر شکر اداء نہ کیا جائے اگر نعمت پر شکر اداء کیا جائے تو اللہ جل شانہ اس نعمت کی حفاظت بھی فرماتے ہیں اور اس نے نعمت میں مزید اضافہ اور ترقی بھی فرماتے ہیں قرآن عظیم میں اللہ جل شانہ کا مبارک فرمان ہے لان شکرتم لازیدنکم ولان کفرتم ان عذابی لشدید۔

27 انسان کے اندر جب تک حیاء باقی ہوتی ہے تو وہ اپنے ایمان میں عمل کرنے میں آزاد ہوتا ہے اور جب حیاء ختم ہوتی ہے تو ایمانی ترقی میں عمل کی آزادی ختم ہو جاتی ہے پھر انسان جو چاہتا ہے کرتا پھرتا ہے۔

28 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شریعت میں سانپ کے لیے کسی قسم کی کوئی آزادی نہیں ہے کیونکہ سانپ نے ہمارے بابا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے دشمنی کی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے اس کو جہاں پاؤ قتل کر دو ابوداؤد شریف میں روایت ہے اگر کسی شخص نے ڈر کی وجہ سے سانپ کو دیکھا اور پھر اس کو آزاد کر دیا تو فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

29 والدین شروع میں لاڈ کے طور پر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو حد سے زیادہ آزادی دے دیتے ہیں بعد میں جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو پھر غم ہوتا ہے والدین کو چاہیے کہ وہ شروع میں اپنی اولاد کی آزادی کے معاملہ میں ان کو محدود رکھیں تاکہ بعد میں بچے معاشرے کی آزادی کے سیلاب میں بہہ نہ جائیں۔

30 ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے جس بندے کی بیوی آزادانہ انداز میں پھرتی رہے اور اس کا میاں اس کو کچھ نہ کہے تو یہ دیوث ہے اگر یہ نماز پڑھے اللہ جل شانہ ایسے

کے لیے ناکام ہے اگراس کی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ حسنہ کے مطابق گزرتی ہے تو وہ بندہ دنیا میں کامیاب ہے اور آخرت میں جنت کے لیے آزاد ہے

احادیث مبارکہ

1. حدیث پاک کا مفہوم ہے تمہارے ماں باپ بہن بھائی اور غلام کا تم پر حق ہے اور تمہیں رشتہ داری جوڑنے کا حکم ہے۔

2. حدیث پاک کا مفہوم ہے جس نے اپنی بکری کا دودھ نکالا اور اپنے کپڑے کو پیوند لگایا اور اپنی جوتی کی مرمت کی اور اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھایا اور بازار سے سودا لایا وہ تکبر سے آزاد ہے۔

3. حدیث پاک کا مفہوم ہے جس نے کسی مسلمان غلام کو آزادی دلائی یہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہے۔

4. حدیث پاک کا مفہوم ہے تمہارا امیر حبشی غلام کیوں نہ ہو اس کی اطاعت کرو۔

5. حدیث پاک کا مفہوم ہے جو شخص صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اللہ جل شانہ کا مبارک ذکر کرے اس کو سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب ہے۔

6. حدیث پاک کا مفہوم ہے جس نے سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کو 100 غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جس نے سو بار الحمدللہ کہا اس کو 100 گھوڑے بمع سامان کے اللہ جل شانہ کے راستے میں دینے کا ثواب ہے اور جس نے سو بار اللہ اکبر کہا اس کو

⑧ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ صبح وشام نماز فجر نماز مغرب کے بعد سات مرتبہ اللھم اجرنی من النار پڑھ لے تو وہ جہنم سے آزاد ہے۔

⑨ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ صبح کے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وہ جہنم سے آزاد ہے۔

⑩ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ ایسی جگہ دو نفل پڑھے جہاں کوئی نہ دیکھے وہ جہنم سے آزاد ہے (معلوم ہوا گھر میں خفیہ جگہ پر روزانہ دو رکعت نماز نفل کا اھتمام ضرور ہونا چاہیے)۔

⑪ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ 40 دن تکبیر اولی کے ساتھ نماز اداء کرے اللہ جل شانہ اس کو دو پروانے عطا فرماتے ہیں نمبر 1 وہ نفاق سے بری ہے نمبر 2 وہ جہنم سے آزاد ہے۔

⑫ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ 40 دن اہتمام کے ساتھ نماز ظہر کو با جماعت اداء کرے اللہ جل شانہ کی طرف سے اس کو جہنم کی آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے۔

⑬ حدیث پاک کا مفہوم ہے (جمعہ کا دن ایسی فضیلت والا دن ہے) اس میں اللہ جل شانہ چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

⑭ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ سچے دل سے سات سال اذان دے وہ جہنم سے آزاد ہے۔

⑮ حدیث پاک کا مفہوم ہے مؤمن کے لیے دنیا قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے

⑯ حدیث پاک کا مفہوم ہے جو بندہ کسی مسلمان کی غیبت کے وقت اس کا دفاع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے چچا کے بیٹے ابن جدعان کے بارے میں مجھے بتایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیسا آدمی تھا سیدہ عائشہ نے عرض کی، وہ عمدہ اونٹ ذبح کرتا تھا، پڑوسیوں کا خیال رکھتا تھا، مہمان نواز تھا، سچ بولتا تھا، وعدے کا پابند تھا، صلہ رحمی کرتا تھا، غلاموں کو آزاد کرتا تھا، بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا، امانت دار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے کبھی جہنم سے آزادی مانگی تھی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ جہنم کیا ہے (فرمایا جب اس کا آخرت پر یقین نہیں تھا تو وہ مومن نہیں)۔

(2) ایک مرتبہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں آپ نے پوچھا کہ مکہ کے جنگلات کا وزیر کس کو بنایا ہے آپ کو بتایا گیا کہ وہ ایک غلام ہے سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کوئی آزاد بندہ نہیں ملا جس کو وزیر جنگلات بنا دیتے عرض کی کہ امیر المومنین وہ غلام قرآن کا قاری سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

(3) امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب سیدنا حضرت بلال کو دیکھتے تو فرماتے ہمارے سردار تشریف لائے ہیں سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو غلامی سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آزادی دلوائی تھی۔

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک غلام اپنے آقا کے لیے چکی پیستا تھا جب وہ تھک جاتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مدد کرتے اور اس کو

⑥ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام جس کا نام عکرمہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی اعلی تربیت کی اور اس کو آزاد کر دیا۔

⑦ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مبارک دور کا ایک واقعہ ہے جس کو دنیاں قیامت تک یاد رکھے گی سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کی آزادی کے لیے جا رہے تھے تو آپ کے ساتھ ایک غلام تھا دونوں باری باری سواری پر سوار ہوتے ہیں حتی کہ جب بیت المقدس قریب آیا سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی چلنے کی باری تھی اور غلام کی سواری کی باری تھی غلام نے عرض کی امیر المومنین میں اپنی باری آپ کے احترام کے لیے قربان کرتا ہوں میں پیدل چلتا ہوں آپ سوار ہو جائیں سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انصاف نہیں ہے جو قوم انصاف سے غافل ہو جاتی ہے وہ قوم آزادی سے غلامی کی طرف آجاتی ہے اس لیے میں اپنی باری پر پیدل چلوں گا اور تو اپنی باری پر سوار ہوگا بیت المقدس کے لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ 22 لاکھ مربع میل کا حکمران سواری کی رسی کو پکڑ کر پیدل چل رہا ہے اور غلام سواری کے اوپر سوار ہے۔

⑧ کنزل العمال حدیث نمبر 36010 سسر پیغمبر جانشین صدیق اکبر امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مصری حاضر ہوا اور عرض کی امیر المومنین میں ایک غریب کا بیٹا ہوں اور مصر کے گورنر سیدنا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے ساتھ میرا دوڑ مقابلہ ہوا اس دوڑ میں میں جیت گیا گورنر کا بیٹا ہار گیا تو اس پر گورنر کے بیٹے نے مجھے درے سے مارا اور کہنے لگا کہ میں گورنر کا بیٹا ہوں اور تو

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا وہ مصری کہاں ہے اس کو میرے پاس لاؤ جب مصری کو لایا گیا تو سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مصر کے گورنر سیدنا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو بھی میرے سامنے لاؤ جب اس کو لایا گیا تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ دیکر غریب کے بیٹے سے فرمایا گورنر کے بیٹے سے بدلہ لو جب اس نے بدلہ لے لیا سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر سیدنا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور فرمایا تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنالیا ہے جبکہ ان کے ماؤں نے انہیں آزاد جنم دیا ہے

9 کتب احادیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک عورت نے ایک بلی کو قید کر لیا نہ اس کو آزاد کرتی نہ اس کو کھانا کھلاتی آخر وہ بلی مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس عمل پر وہ عورت جہنمی ہے۔

10 ایک صحابی نے اپنی خالہ کو تحفہ میں ایک غلام دیا اور کہا اس کو ① سنار ② حجام ③ قصاب نہ بنانا۔

11 امام اہل سنت برکتہ العصر نمونہ اسلاف صاحب فضائل اعمال صاحب اوجز المسالک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ فضائل اعمال میں نقل کیا ہے سیدنا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے بنو قیس نے قافلہ کو لوٹا جس میں سیدنا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو مکہ کے بازار میں لا کر بیچا گیا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کو خریدا جب رسول اللہ صلی اللہ

جو اشعار پڑھتے ان کا مختصر ترجمہ یہ ہے میں زید کی یاد میں روتا ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے تا کہ اس کی امید کی جائے یا موت نے اس کو نمٹا دیا خدا کی قسم مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تجھے اے زید نرم زمین نے ہلاک کیا یا کسی پہاڑ نے ہلاک کیا کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو عمر بھر میں کبھی واپس آئے گا یا نہیں ساری دنیا میں میری انتہائی غرض تیری واپسی ہے جب آفتاب طلوع ہوتا ہے جب بھی مجھے زید ہی کی یاد آتی ہے اور جب بارش ہونے کو ہوتی ہے جب بھی اسی کی یاد مجھے ستاتی ہے اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو بھی اس کی یاد کو بھڑکاتی ہیں۔

ہائے میرا غم اور میرا فکر کس قدر طویل ہو گیا میں اس کی تلاش اور کوشش میں ساری دنیا میں اونٹ کی تیز رفتاری کو کام میں لاؤں گا اور دنیا کا چکر لگانے سے نہیں اکتاؤں گا اونٹ چلنے سے اکتا جائے تو اکتا جائے لیکن میں کبھی بھی نہیں اکتاؤں گا اپنی ساری زندگی اسی میں گزار دوں گا ہاں میری موت ہی آ گئی تو خیر کہ موت ہر چیز کو فنا کر دینے والی ہے آدمی خواہ کتنی امید لگاوے مگر اپنے بعد فلاں فلاں رشتہ داروں اور آل اولاد کو وصیت کر جاؤں گا کہ وہ بھی اسی طرح زید کو تلاش کرتے رہیں اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کو جانا ہوا انہوں نے سیدنا حضرت زید کو پہچان لیا اور ان کے والد کا حال سنایا اور اشعار سنائے اور ان کی یادوں کی داستانوں کو سنایا سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ تین اشعار کہہ کر بھیجے جن کا مطلب یہ تھا میں یہاں مکہ میں ہوں خیریت سے ہوں تم غم اور صدمہ نہ کرو میں بڑے کریم لوگوں کی غلامی میں ہوں ان لوگوں نے جا کر سیدنا زید کی خیر خبر ان کے والد محترم کو سنائی اور وہ اشعار سنائے جو سیدنا زید نے کہہ کر بھیجے

کھانا دیتے ہو ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمہارے پاس پہنچے ہیں ہم پر رحم کرو اور کرم فرماؤ اور فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کر دو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے عرض کی زید کی طلب میں ہم لوگ آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بس اتنی سی بات ہے عرض کی حضور بس یہی غرض ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو بلا لو اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہارے نذر ہے اگر وہ نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔

انہوں نے کہا ہمیں یہ بات منظور ہے سیدنا حضرت زید بلائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کو پہچانتے ہو عرض کی جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے والد محترم ہیں اور یہ میرے چچا ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو ان کے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے مقابلہ میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں آپ میرے لیے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی ہیں ان دونوں باپ چچا نے کہا زید غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو اور باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں نے ان میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں) ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلہ میں میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ جواب سنا تو سیدنا حضرت زین کو گود میں لے لیا اور فرمایا میں نے

(12) ازادی اس کو کہتے ہیں سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مبارک دور ہے اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں میں ایک ایک چادر تقسیم کی جمعہ کا دن تھا امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز جمعہ پڑھانے کے لیے تشریف لائے اور آپ کے جسم پر 2 چادریں تھیں ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا امیر المومنین آپ نے قوم کو ایک ایک چادر دی ہے اور خود دو چادریں لی ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا چادر میری بھی ایک تھی میں نے اپنے بیٹے عبداللہ کی چادر لی ہے اس لیے میرے جسم پر دو چادریں نظر آ رہی ہیں۔

(13) آزادی یہ ہے امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مبارک دور ہے اور آپ مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور فرمایا لوگو تم نے حق مہر کی رقم کو بہت زیادہ کر دیا ہے میری چاہت یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر حق مہر کی رقم مختصر ہونی چاہیے ایک عورت کھڑی ہوئی ہے اور اپنے ہاتھ میں درہ لیا ہوا تھا وہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دکھا کر کہنے لگی آپ کون ہوتے ہیں حق مہر کی رقم کو کم کرنے والے جب کہ قرآن عظیم میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احداھن قنطار فلا تاخذ ومنہ شیئا امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب یہ دلیل سنی تو اپنی بات سے رجوع فرما لیا۔

(14) امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے سیدنا صدیق اکبر ہمارے سردار ہیں جنھوں نے ہمارے سردار سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرا دیا۔

(16) ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کچھ غلام ہیں جو میرے پاس کام کرتے ہیں میں ان کو کھانا بھی دیتا ہوں ان کو تنخواہ بھی دیتا ہوں یا رسول اللہ وہ کام بھی کرتے ہیں اور مجھے گالیاں بھی دیتے ہیں جب میں سنتا ہوں تو میں ان کو سزا دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی ہے ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بھا وکفی بنا حسبین صحابی نے جب یہ آیت مبارکہ سنی تو اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا۔

(17) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی شخص جس طرح سورج کو آزادی سے دیکھ سکتا ہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی آزادانہ زیارت کر سکے گا رسول اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اہتمام کے ساتھ باجماعت نماز فجر اور نماز عصر کو ادا کرے کل قیامت کے دن وہ جس طرح سورج کو آزادی سے دیکھتا ہے اللہ جل شانہ کو بھی اسی طرح دیکھے گا۔

(18) امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جب تک ایک مسلمان بھی کفار کی قید میں ہوگا اس کو آزاد کرانے کے بغیر میں سکون سے نہیں بیٹھوں گا

(19) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جو بندہ اپنے خواہشات کو اپنے پاؤں کے نیچے روند دیتا ہے وہ آزاد ہے اور جو بندہ اپنے خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے وہ غلام ہے۔

(20) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عنہا کے پیچھے روتے پھر رہے ہیں اوران کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تجھے تعجب نہیں ہوتا کہ مغیث بریرہ سے شدید محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے شدید نفرت کرتی ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ سے فرمایا کاش تم ان سے رجوع کرلو آخروہ تمہارے بچوں کے باپ ہیں سیدہ بریرہ نے عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو سفارش کرتا ہوں سیدہ بریرہ نے عرض کی مجھے سیدنا مغیث کی کوئی ضرورت نہیں ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ بریرہ کو حکم نہ دینا اور سیدنا حضرت مغیث کی سفارش کرنا یہ آزادی کی واضح دلیل ہے کہ کسی کو اس کے معاملات میں مجبور نہ کیا جائے)۔

22 ایک بوڑھے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا نوجوان بیٹا کفار کی قید میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی طریقہ سے اس کے پاس یہ پیغام بھیجو کہ وہ تیسرا کلمہ صبح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھتا رہے اللہ جل شانہ اپنے مبارک حکم سے اس کو آزادی نصیب فرمائیں گے اس کے پاس جب پیغام پہنچا تو اس نے کثرت کے ساتھ تین دن یہ عمل کیا تو اللہ جل شانہ نے تین دن کے بعد اس کو آزادی عطا فرمائی اور وہ اونٹوں کا ریوڑ بکریوں کا ریوڑ بھی ساتھ لائے اور جانوروں کی تعداد اتنی تھی کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بھر گئیں۔

23 (آزادی منانے کا طریقہ) اللہ جل شانہ کے مبارک حکم سے جب مکہ فتح ہوا تو

وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ ایک نوجوان صحابی مکۃ المکرمہ کے بازاروں میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ آج بلال کے دشمنوں کے ساتھ اس طرح سلوک کیا جائے گا جس طرح قصاب جانور کا گوشت پھٹے پر بنا کر رکھ دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے پاس بلاؤ جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلان میں تھوڑی ترمیم کرلو یہ اعلان کرو الیوم یوم المرحمہ لوگو آج محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا سمندر جوش میں ہے آج جو بھی معافی مانگے گا اس سے بدلہ نہیں لیا جائے گا جیسے سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم یغفراللہ لکم وھوارحم الراحمین۔

(24) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کمزور اور بوڑھے غلاموں کو آزاد کرواتے ایک مرتبہ ان کے والد سیدنا عثمان بن عامر جن کی کنیت ابو قحافہ تھی رضی اللہ عنہ نے کہا بیٹے نوجوان غلاموں کو آزاد کیا کرو تا کہ وہ ہمارے کام میں آئیں سیدنا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی بابا جان میں ان کو اپنے لیے نہیں اللہ جل شانہ کی رضاء کے لیے آزاد کرتا ہوں۔

(25) سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے کھجور کا باغ لگا کر ان کو آزادی دلوائی۔

(26) (آزادی یہ ہے) قبیلہ غسان کا شہزادہ کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا تھا اس دوران اس کے پیچھے ایک غریب طواف کر رہا تھا غریب کا پاؤں شہزادے کی چادر پر پڑ گیا شہزادے نے واپس مڑ کر غریب کے منہ پر تماچہ مارا طواف کے بعد غریب امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی امیر المومنین دوران

غریب سے فرمایا کہ شہزاد کے منہ پر تھپڑ مارو اس نے کہا اگر یہ آپ نے فیصلہ کیا تو میں اسلام سے پھر جاؤں گا سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری اس دھمکی کی وجہ سے میں عدل و انصاف کے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا (آزادی یہ ہے) مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوایا جائے۔

27 ابتدائے اسلام مسلمان کم ہونے کی وجہ سے کعبۃ اللہ میں نماز اداء نہیں کرتے تھے بلکہ دارارقم میں نماز اداء کرتے تھے جب سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو دیکھا کہ مسلمان دارارقم میں نماز اداء کر رہے ہیں تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز اداء کیوں نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری قوم وہاں نماز اداء نہیں کرنے دیتی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے بعد ہم آزادانہ طور پر کعبہ کے اندر نماز پڑھیں گے۔

28 قوم بنی اسرائیل پر جب فرعون کا تسلط ہوا اور وہ غلامی کی زنجیر میں جکڑ گئے تو اللہ جل جلالہ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اپنی قوم سے کہو واوحینا الی موسی واخیہ ان تبوآ لقومکما بمصر بیوتا وجعلو بیوتکم قبلۃ واقیم الصلواۃ وبشر المؤمنین (معلوم ہوا اعمال کی برکت سے اللہ جل شانہ غلامی والی زندگی سے چھٹکارا دے کر آزادی والی نعمت عطاء فرماتے ہیں)۔

29 اللہ کے نبی سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام پر ایک ایسا وقت آیا کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے آزادی کے بدلہ میں قید مانگی (معلوم ہوا جب ایمان اور آزادی میں ایمان کو خطرہ ہو تو ایمان کو بچانے کے لیے آزادی کو قربان کرنا سستا سودا ہے) قال

کہ اس بے وقوف کو تو موت اور زندگی کے فلسفہ کا علم بھی نہیں ہے تو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب روزانہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے اور مغرب میں ہے غروب کرتا ہے تو صبح مغرب سے طلوع کرنا اور مشرق میں غروب کرنا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ فرمایا تو قرآن حکیم میں ہے فبھت الذی کفر اس وقت نمرود کو سانپ سونگھ گیا اور وہ لاجواب ہو گیا۔

31 اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے موقع پر نمبر 1 قید کرنا چاہتے تھے 2 شہید کرنا چاہتے تھے 3 مکہ مکرمہ سے نکالنا چاہتے تھے مگر اللہ جل شانہ نے دشمنوں کے اتنے بڑے دستہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت بھی فرمائی اور آپ کو ان کے مکر سے آزادی بھی عطا فرمائی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1 سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ کو آزاد کیا اور حق مہران کی آزادی کو بنایا۔

2 سیدہ اسماء رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں جب سورج گرہن ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے۔

3 امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے قوت ایمانی سے مسلمان باطل پر آزادی حاصل کرسکتا ہے اگر ایمان کمزور ہو تو آزادی نہیں غلامی مقدر بن جاتی ہے۔

5 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 33945 حضرت ابی فاختہ سے مروی ہے مجھے میرے پڑوسی نے بتایا کہ جنگ صفین کے دن میں قید ہو کر امیر المومنین فاتح خیبر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا سیدنا حضرت علی نے مجھے فرمایا میں تجھے قتل نہ کروں گا میں اللہ رب العزت سے ڈرتا ہوں (میں نے تجھے آزاد کر دیا)۔

تابعین اور محدثین کرام رحمہ اللہ

1 امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے جس جگہ اللہ جل شانہ کے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنا مشکل ہو اس جگہ سے ہجرت کرنا زیادہ بہتر ہے۔

2 ایک بزرگ کے متعلق ہے وہ مچھلی کا شکار کرتے تھے وہ مچھلی پکڑ کر بورے میں رکھتے اور ان کی بیٹی مچھلی کو دریا میں آزاد کر دیتی بزرگ نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ یہ کیا اس نے کہا آپ نے تو بتایا ہے کہ جو چیز اللہ جل جلالہ کا ذکر چھوڑتی ہے وہ شکار ہو جاتی ہے تو ایسی غافل مچھلی کا ہم کیا کریں گے جو اللہ جل شانہ کا ذکر چھوڑ دے۔

3 سیدنا حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہ کو آزادی کے بعد اختیار دیا گیا۔

4 امام التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ دو آدمی جیل میں قتل کے مقدمہ میں قید تھے ایک اصلی مجرم تھا اور ایک کو الزامی طور پر گرفتار کیا گیا جو الزامی مجرم تھا وہ یہ دعاء مانگا کرتا تھا یا اللہ عدل و انصاف کر اور جو اصلی مجرم تھا وہ

5. امام اہل سنت حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے دنیا کا غلام واقعی غلام ہے ہاں نبی کا غلام زمانے کا امام ہے۔

6. شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جو بندہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے سامنے آزادی اختیار کرتا ہے وہ کل قیامت کے دن جنت کی آزادی سے محروم رہے گا۔

7. علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے جس بندے کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو وہ آزاد نہیں غلام ہے۔

8. حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے تین چیزیں ہیں بہت قیمتی ہیں نمبر 1 زندگی نمبر 2 جوانی نمبر 3 آزادی۔

9. حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے ایک شخص نے ایک طوطے کو پنجرے میں قید کیا ہوا تھا ایک مرتبہ وہ کسی دوسرے ملک میں جانے لگا تو طوطے سے پوچھا اس ملک کے طوطوں کو کوئی پیغام دینا ہو تو بتا دو میں وہ پیغام دے دوں گا اس نے کہا وہاں کے طوطوں کو میرا سلام کہنا جب اس نے اس ملک میں جا کر ان طوطوں کو سلام دیا تو ایک طوطے نے اس کو کہا کہ اس طوطے کو جا کر میری طرف سے ایک پیغام دینا کہ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہیے اور زندگی میں آرام اور نیند بہت ضروری ہے یہ پیغام دے دینا اس نے جا کر جب طوطے کو یہ پیغام دیا تو طوطا راز کو سمجھ گیا تو پیغام سن کر فوری مصنوعی طور پر گرا اور مر گیا اور اس نے پنجرہ کھولا اور طوطے کو اٹھا کر باہر پھینک دیا تو وہ اڑ گیا معلوم ہوا آزادی حاصل کرنے کے لیے قربانی ضروری ہے معلوم ہوا جو بندہ دنیا میں

(12) امام اہل سنت الشاہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا فرمان ہے جب اللہ جل شانہ کے مبارک حکم سے آزادی مل جائے تو آزادی کی حفاظت کرنا بھی آزادی ہے

(13) شیخ سعدی رحمہ اللہ کا فرمان ہے جو بندہ آزادی میں اللہ جل شانہ کو زیادہ یاد کرتا ہے اللہ جل شانہ تنگی میں اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

(14) مولانا روم رحمہ اللہ نے لکھا ہے اللہ جل شانہ سے ڈرنے والا ہر موقع پر ہر جگہ آزاد ہوتا ہے اور مخلوق سے ڈرنے والا دردر کی غلامی کرتا ہے۔

(15) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے جو بندہ دنیا میں رہ کر قبر کی تیاری کرتا ہے اور قبر میں جا کر قبر کے سوالات اور جوابات دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ حقیقی آزاد ہے۔

(16) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے جس بندے کو حشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت نصیب ہوگئی جس کو حشر میں دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال مل گیا جو جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہو گیا درحقیقت یہ بندہ آزاد ہے۔

(17) سیدنا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام 17 برس کی عمر میں کنویں میں ڈالے گئے اور آپ نے غلامی اور قید اور بادشاہت میں 80 سال گزارے پھر آپ کا خاندان جمع ہوا تو اس کے بعد 80 سال زندہ رہے (اللہ جل شانہ کی قدرت دیکھیں کنویں میں ڈالے جانے والے نبی غلامی اور قید میں رہنے والے نبی کو اللہ جل شانہ نے اپنے مبارک خزانے سے ایسی آزادی عطاء فرمائی کہ وہ مصر کے بادشاہ بن گئے)۔

① آزادی ایک نعمت ہے ② آزادی ایک لفظ نہیں ہے زندگی کا افتخار ہے ③ آزادی ایک لفظ نہیں بلکہ صبح حیات کا نکھار ہے ④ آزادی کی قدر ان محکوموں سے پوچھو جو غلامی کی تاریک راتوں میں سفر کرتے کرتے تھک گئے ہیں ⑤ آزادی کی قدر ان لوگوں سے پوچھو جو آزادی کی شمع کی روشنی کے لیے ترس رہے ہیں ⑥ آقا اور غلام کا فرق ختم ہو جاتا ہے ⑦ حج کے موقع پر جو آقا سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لباس تھا وہی لباس غلام سیدنا حضرت بلال کا تھا ⑧ آزادی کا تصور یہ ہے کہ حقوق میں سب کی برابری ہو ⑨ آزادی کا تصور یہ ہے کہ امیر اور غریب میں برابری ہو ⑩ ماں سے اس کے معصوم پھول کی آزادی مت چھینی جائے ⑪ اصل آزادی اللہ جل شانہ کے قانون کی حکمرانی ہے ⑫ آزادی یہ ہے کہ سزا کا قانون امیر غریب کے لیے یکساں ہو ⑬ جب حقیقی عدل وانصاف ہو تو آزادی اپنا اصل رنگ دکھاتی ہے بکری اور شیر ایک گھاٹ سے پانی پیتے ہیں۔

آزادی ختم ہونے کے اسباب

① قومی خزانہ میں اپنا تصرف کرنا ② قومی خزانے میں خیانت کرنا ③ معاشرہ میں بد کرداری کے نظام کو نہ روکنا ④ لوگوں کی عزت کا لٹ جانا ⑤ معاشرے میں لسانی تعصب کو ہوا دینا ⑥ ذاتی مفاد کی خاطر ملک اور قوم کی ترقی کو داؤ پر لگانا ⑦ تمام معاملات میں جھوٹ فریب ملاوٹ کا عام ہو جانا ⑧ اپنی ذمہ داری میں خیانت کرنا ⑨ دشمن سے دوستی کی یا مدد کی امید رکھنا ⑩ دفاعی معاملات کا راز فاش کرنا ⑪ قومی

خیانت کرنا (19) مزدور کا مزدوری کی حصول کے لیے ٹھوکریں کھانا۔

سوالات وجوابات

سوال: کوئی شخص اپنا لقب آزاد رکھ سکتا ہے جیسے ہمارے شیخ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد رحمہ اللہ خطیب بادشاہی جامع مسجد لاہور جواب اس دنیا میں آزاد کا لقب نہیں رکھنا چاہیے حقیقی آزادی وہ ہے کہ قبر کے معاملات میں بندہ کامیاب ہوجائے اور جنت نصیب ہوجائے اللہ جل جلالہ ہمارے شیخ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد رحمہ اللہ کو قبر کی مشکلات سے آزادی نصیب فرمائے اوران کی لغزشوں کو اپنی رحمت سے معاف فرمادے آمین۔

سوال: ہمارے معاشرہ میں یہ بات اکثر سنائی دیتی ہے کہ جب کوئی بندہ اپنی اولاد کے نکاح وغیرہ کرلیتا ہے تو کہتا ہے اب میں آزاد ہوں تو کیا اس طرح کہنا چاہیے۔

جواب: اس کو اس طرح کہنا چاہیے کہ اب میں دنیاوی معاملات سے آزاد ہوں اب میں آخرت کی تیاری میں مصروف ہوں اب مجھے دنیا میں مصروف رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: آزادی مذہب کے نام پر کسی کے مسلک پر کیچڑ اچھالنا کیسا ہے۔

جواب: یہ عمل انتہائی قبیح ہے اسے بدلنا چاہیے اس طرح کرنے سے آپس میں نفرتوں کا بازار گرم ہوجاتا ہے اپنا مسلک چھوڑو نہیں کسی کے مسلک کو چھیڑو نہیں۔

سوال: غلامی تو غلامی ہے کیا دنیا میں ایسی غلامی بھی ہے جو دنیا کے بادشاہوں سے زیادہ قیمتی ہو۔

جواب: یہ تمام چیزیں دنیا کی چیزیں ہیں جو دنیا میں رہیں گی بندے کو چاہیے کہ بندہ غلام اللہ بنے غلام رسول بنے بندہ غلام محمد بنے بندہ غلام نبی بنے۔

سوال: عتیق کسے کہتے ہیں۔

جواب: عتیق امیر المومنین خلیفہ اول جانشین پیغمبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے اور عتیق اس کو کہتے ہیں جس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جہنم سے آزادی کا سرٹیفیکیٹ ملا ہو اور عتیق اسے کہتے ہیں جس کا نام سن کر جہنم کی آگ بھاگ جائے۔

سوال: سورہ حج میں اللہ جل شانہ کا مبارک فرمان ہے ولیطفو بالبیت العتیق بیت عتیق کس کو کہتے ہیں۔

جواب: بیت اللہ کو بیت عتیق اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اس کو ظالموں جابروں سے آزاد رکھا جیسے اصحاب فیل کا واقعہ قرآن عظیم میں موجود ہے۔

سوال: آزادی نسواں کے نام سے ایک دن منایا جاتا ہے جس میں یہ نعرہ لگایا جاتا ہے میرا جسم میری مرضی کیا یہ درست ہے۔

جواب: اس طرح کا نعرہ درست نہیں ہے کیونکہ جسم بنانے والا اللہ ہے اور مرضی بھی اللہ کی چلتی ہے انسان کی کوئی مرضی نہیں چلتی وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔

سوال: کیا اسلام اس چیز کی اجازت دیتا ہے کہ کسی کی آزادی کو چھین لیا جائے

جواب: اسلام اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ اسلام آزادی کا علمبردار ہے اسلام نے آزادی کا پیغام دیا ہے اسلام نے آزادی کا پرچار کیا ہے اسلام آزادی کا حامی ہے اسلام نے ضمیر کو آزادی دی ہے ناحق قیدی کہ حق میں آواز بلند کرنا آزادی ہے

اس کی بیوی اس کے لیے حرام ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص عقیدہ توحید و رسالت کے متعلق بے ادبی کی گفتگو کرے تو لوگ کہتے ہیں چھوڑو یہ انگلینڈ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اور اس کی سوچ آزادانہ ہے۔

جواب: ایسی تعلیم جو انسان کو اللہ اور اس کے رسول سے دور کرے اور غلامی کا تصور لائے ایسی تعلیم سے پرہیز ضروری ہے۔

سوال: اللہ جل جلالہ نے ملک پاکستان کو آزادی والی نعمت سے کب نوازا۔

جواب: اللہ جل شانہ کے مبارک حکم سے اس ملک کو 27 رمضان المبارک 1366 ہجری 14 اگست 1947 آزادی نصیب ہوئی۔

سوال: اس ملک کو الگ آزاد حیثیت کے طور پر کیوں حاصل کیا گیا ہے۔

جواب: اس لیے حاصل کیا گیا تاکہ مسلمان بغیر کسی تنگی کے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو بجالائیں۔

سوال: اولیاء کے مزارات پر کچھ لوگوں نے چڑیوں کو پکڑ کر قید کیا ہوتا ہے اور لوگوں سے پیسے لے کر ان چڑیوں کو آزاد کر دیتے ہیں پھر دوبارہ ان کو پکڑ کر قید کر دیتے ہیں یہ عمل کیسا ہے۔

جواب: یہ ایک پرخنڈ بازی ہے پیسہ جمع کرنے کا طریقہ ہے اس عمل میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔

سوال: پاکستانی جھنڈے میں سبز کلر کس چیز کی علامت ہے اور سفید کلر کس چیز کی علامت ہے اور چاند کس چیز کی علامت ہے اور ستارہ کس چیز کی علامت ہے۔

سوال: ہمیں کیا دعاء کرنی چاہیے۔

جواب: ہمیں یہ دعاء کرنی چاہیے کہ اللہ جل شانہ ہمیں اس آزادی پر شکر اداء کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس آزادی کی حفاظت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمارے بھائی جو ملک فلسطین میں غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں اللہ ان کو آزادی نصیب فرمائے اور ان کے دشمنوں کو غلامی کی ذلت والی زندگی نصیب فرمائے۔

سوال: کیا کسی آزاد شخص کی آزادی کو قید میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

جواب: ہاں وہ شخص جس نے قرض دینا ہو اور وعدہ پر قرض اداء نہ کر رہا ہو اور اس کے پاس قرض اداء کرنے کے لیے رقم بھی موجود ہو ایسے شخص کو قید کرنے کی اجازت ہے۔

سوال: جو شخص جھوٹی گواہی دے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب: مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 29237 سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا کہ اس کو 40 کوڑے مارے جائیں اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے اور اس کا سر منڈوا دیا جائے اور اس کو لمبی قید میں ڈال دیا جائے (یعنی جھوٹا گواہ آزاد پھرنے کا حقدار نہیں ہے)۔

سوال: ایک طرف حق ہو دوسری طرف عہدہ قبول کرنے کی وجہ سے آخرت کا نقصان ہو اور عہدہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے آزادی قید میں تبدیل ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے

جواب: جو دنیا کا نقصان ہے کوئی نقصان نہیں ہے آخرت کا نقصان بہت بڑا نقصان ہے سلطان المحدثین سید الفقہاء سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بادشاہ نے قضاء کا عہدہ سنبھالنے کی پیشکش کی امام صاحب رحمہ اللہ نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا بادشاہ غصہ

جواب: جو شخص آزاد معاشرے میں ہو اور پھر نماز اداء نہ کرے سید الفقہاء سلطان المحدثین سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو قید کر دیا جائے اگر وہ توبہ کر لے تو اس کو آزاد کر دیا جائے وگرنہ وہ قید میں رہے۔

گزارش جو احباب اس کتاب کو پڑھیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی علمی یا تحریری کمی کوتاہی ہو تو وہ مطلع کریں تاکہ اس علمی اور تحریری غلطی کا ازالہ کیا جائے اور تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنی قیمتی اور خصوصی دعاؤں میں اس سیاہ کار کو ضرور شامل کریں، اور اللہ جل شانہ سے دعاء ہے کہ اللہ ہمارے ملک کی آزادی کو مزید ترقی نصیب فرمائے اور اس ملک کی آزادی کی حفاظت فرمائے اور ملک پاکستان کی عوام کو اس آزادی پر زیادہ سے زیادہ شکر اداء کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس ملک کی آزادی کی پہرہ داری کرنے والوں کی حفاظت فرمائے اور پوری دنیا میں جہاں کہیں مسلمان محکوم ہیں اور خصوصا قبلہ اول فلسطین کے مسلمان اللہ جل شانہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وسیلے سے تمام محکوموں کو عزت والی آزادی نصیب فرمائے اور اللہ جل شانہ پوری امت مسلمہ کو اس دنیا میں آزادی سے نیک اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور قبر کے عذاب سے آزادی نصیب فرمائے اور حشر کی مشکلات سے آزادی نصیب فرمائے اور جہنم سے آزاد فرما کر جنت کی آزادیوں سے سرفراز فرمائے آمین۔

فقط والسلام حافظ محمد امیر حنفی

29 صفر، جمعرات 1447 ھجری

13 اگست، 2026، عیسوی